بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۰۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

| جلد ۵۳/۱۸ | ۱۱ تبلیغ ۱۳۴۳ہش ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ ۱۱ فروری ۱۹۶۴ء | نمبر ۳۶ |
|---|---|---|

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

### کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۰ فروری بوقت ۸½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے، کہ کل اور پرسوں حضور کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

## حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۰ فروری بوقت ۷ بجے صبح

"کل ۳½ بجے بعد دوپہر حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ کو اچانک پتہ میں درد کی تکلیف شروع ہوگئی۔ جس نے رات کو ۷ بجے کافی شدت اختیار کرلی۔ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب اور ڈاکٹر وحید صاحب نے معائنہ کے بعد دوائیں تجویز کیں۔ لیکن کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔ رات کو طبیعت بے چین رہی اور دو مرتبہ آنکھ کھلی۔ اگرچہ بخار نہیں ہے۔ لیکن پتہ کی تکلیف کے باعث طبیعت اس وقت بھی ناساز ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ درد اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# مدارِ نجات صرف یہی امر ہے کہ سچا تقویٰ اور خدا کی خوشنودی اور خالق کی عبادت کا حق ادا کیا جائے

## الہامات و مکاشفات کی خواہش کرنا کمزوری ہے تم خود بخود ان کیلئے درخواست نہ کرو

"مدارِ نجات صرف یہی امر ہے کہ سچا تقوےٰ اور خدا کی خوشنودی اور خالق کی عبادت کا حق ادا کیا جائے۔ الہامات و مکاشفات کی خواہش کرنا کمزوری ہے۔ مرنے کے وقت جو چیز انسان کو لذت دے ہوگی وہ صرف خدا تعالےٰ کی محبت اور اس سے صفائی معاملہ اور آگے بھیجے ہوئے اعمال ہوں گے جو ایمان صادق اور ذاتی محبت سے صادر ہوئے ہوں گے من کان للّٰہ کان اللّٰہ لہ

اصل میں جو عاشق ہوتا ہے آخر کار ترقی کرتے کرتے وہ معشوق بن جاتا ہے۔ کیونکہ جب کوئی کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کی توجہ بھی اس کی طرف پھرتی ہے اور آخر کار ہوتے ہوتے کشش سے وہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور عاشق معشوق کا معشوق بن جاتا ہے۔ جب جسمانی امور مجازی عشق و محبت کا یہ حال ہے کہ ایک معشوق اپنے عاشق کا عاشق بن جاتا ہے تو کیا روحانی رنگ میں جو اس سے زیادہ کامل ہے ایسا ممکن نہیں کہ جو خدا سے محبت کرنے والا ہو آخر کار خدا اس سے محبت کرنے لگے اور وہ خدا کا محبوب بن جاوے۔ مجازی معشوقوں میں تو ممکن ہے کہ معشوق کو اپنے عاشق کی محبت کا پتہ نہ لگے مگر وہ خدا تعالےٰ علیم بذات الصدور ہے۔ اس سے انسان مظہر کرامات الٰہی اور موردِ عنایات ایزدی ہوجاتا ہے اور خدا تعالےٰ کی چادر میں مخفی ہوجاتا ہے۔ ان مکاشفات اور رؤیا اور الہامات کی طرف سے توجہ پھیرلو اور ان امور کی طرف تم خود بخود جرأت کرکے درخواست نہ کرو ایسا نہ ہو کہ جلد بازی کرنے والے ٹھہرو۔" (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

## مبلغین سلسلہ کیلئے دردمندانہ دعا کی درخواست

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید

آج کل رمضان کا آخری عشرہ ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے ایام ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل مبلغین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کیونکہ وہ آجکل بیمار ہیں۔

(۱) سید شاہ محمد صاحب مبلغ انچارج انڈونیشیا مشن۔ آپ کافی عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں اور اب ڈاکٹری مشورہ کے پیش نظر کچھ دن کے لئے انڈونیشیا میں ہی رخصت پر آرام کر رہے ہیں۔

(۲) چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ مشن۔ آپ نے حال ہی میں پیٹ میں رسولی کا اپریشن کرایا ہے۔ اگرچہ آپ کامیاب اپریشن کے بعد گھر واپس آگئے ہیں لیکن کمزوری بدستور ہے۔

(۳) چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ انچارج جرمن مشن آپ نے گذشتہ دنوں گردن میں ایک گلٹی کا اپریشن کرایا ہے۔ اگرچہ اپریشن کے بعد گھر آگئے ہیں لیکن کمزوری بدستور ہے۔

احباب اگرچہ تمام مبلغین کی صحت وعافیت اور کامیابی کے لئے دعا کر رہے ہوں گے تاہم مذکورہ بالا مبلغین کو خصوصیت سے دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کیونکہ وہ آج کل باوجود بیماری کے اپنے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

## مجلس خدام الاحمدیہ کے جملہ کارکنوں کیلئے درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

خاکسار نہایت دردمنددل کے ساتھ ان تمام صاحب دل لوگوں کی خدمت میں جو سلسلہ کا درد رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لایا ہوا نور پھیلے اور بڑھے اور ساری دنیا اس سے منور ہو اور جماعت کی آئندہ نسلیں اس نور کی تا قیامت حامل ہوں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے جملہ کارکنوں خصوصاً قائدین کیلئے درخواست دعا کرتا ہے کہ انہیں صحیح رنگ میں اور نیک نیتی اخلاص عاجزی اور تذلل کے ساتھ اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی توفیق حاصل ہو اور مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے نوجوان اپنی پاک باطنی تقوےٰ خدا اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے خدائی نور کے وارث ہوں۔ ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انک علی کل شیءٍ قدیر۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱۔ فروری ۶۲ء

# سادہ زندگی ــــــ اپنے ہاتھ سے کام کرنا

ہم نے ابھی تک سادہ زندگی کے کہنا چاہئے کہ منفی پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی ہے تاہم اس کے کئی ایک مثبت پہلو بھی ہیں۔ ان میں سے ایک اہم بات تو یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے کام کیا جائے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

(۱) "میں نے محسوس کیا کہ تحریک جدید میں اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ مساوات کا احساس جماعت میں قائم اور زندہ رہے اور مر نہ جائے اور اس کے لئے سادہ زندگی کی تجویز میں نے کی اور اس کا ایک حصہ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ہے تاکہ غریب اور امیر کا نمایاں امتیاز مٹ جائے۔ جس حد تک اسے قائم رکھنے کی شریعت نے اجازت دی ہے اسے تو ہم نہیں مٹاتے۔ شریعت نے یہ نہیں کہا کہ کوئی شخص اگر دس روپے کما کر لائے تو اس سے چھین لے اس لئے ہم یہ نہیں کر سکتے ہاں روپیہ کمانے والوں پر جو پابندیاں اس نے عائد کی ہیں۔ مثلاً یہ کہ ان سے زکوٰۃ لو۔ چندے لو۔ یہ کر لیتے ہیں۔ ہاں مساوات قائم کرنے کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈال جائے۔ سب امیر اور غریب اکٹھے ہو کر ٹوکریاں اٹھائیں اور مٹی ڈھوئیں تا اخوت اور مساوات کی روح زندہ رہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۳۸ء)

(۲) "ہاتھ سے کام نہ کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس سے بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اچھے اچھے خاندان برباد ہو جاتے ہیں اور پھر اس کے نتیجہ میں غرباء ہمیشہ غربت کی حالت میں رہتے ہیں۔ اور انہیں اپنی حالت میں تغیر کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔

ہمارے نوجوانوں میں بہ نسبت اور امراض کے یہ مرض (ہاتھ سے کام نہ کرنا) زیادہ راسخ ہے۔ اپنے ہاتھ سے کام نہ کرنے کے نتیجہ میں اس وقت جتنے لوگ ہیں خواہ وہ بوڑھے ہیں یا چھوٹے سب میرے مخاطب ہیں۔ میں اپنی اولاد کو بھی مستثنےٰ نہیں کر سکتا۔ وہ بھی سب اس بات پر تو تیار ہو جائیں گے کہ سلسلہ کے لئے اپنی جانیں دیں یا تبلیغ کے لئے غیر ملکوں میں نکل جائیں لیکن اپنے ہاتھ سے کام کرنا انہیں دوبھر معلوم ہوگا۔ یہ محض عادت نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

اگر ہم جماعت میں کام کرنے کی روح پیدا کر دیں تو جماعت کا ۲۵ فیصدی بوجھ اتر سکتا ہے اور جب وہ دنیا میں مفید کام کرنے لگ جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ مزید ۲۵ فیصدی بوجھ اتر سکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۔ جنوری ۳۶ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو فرمایا ہے یہ بھی دراصل اسلام ہی کی تعلیم ہے۔ اسلام دنیا میں مساوات قائم کرنے کے لئے آیا ہے۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے سے مساوات پیدا ہوتی ہے۔ اگر ایک امیر اور ایک غریب پہلو بہ پہلو کھڑے ہو کر کوئی کام ہاتھ سے کریں گے۔ مثلاً کوئی دینی عمارت تیار ہو رہی ہے اور امیر و غریب سبھی مل کر گارا لاتے ہیں تو محبت اور مساوات کا کتنا دلکش نظارہ نظر آتا ہے خود رسول کریم جنگ خندق میں خندق کھودنے میں صحابہ کرامؓ کے ساتھ شامل تھے۔ مشہور امریکی جرنیل کے متعلق جس نے دراصل امریکہ کی آزادی کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ قصہ تو آپ نے بھی سنا ہوگا کہ ایک روز وہ گزر رہا تھا تو اس نے دیکھا کہ کچھ فوجی ایک بڑی سی لکڑی دھکیل رہے ہیں اور ایک کارپورل کھڑا حکم دے رہا ہے لکڑی بہت وزنی تھی سپاہیوں کی طاقت سے باہر تھی۔ یہ دیکھ کر واشنگٹن آگے آیا اور فوجیوں کے ساتھ مل کر زور لگانے لگا یہاں تک کہ جو کام وہ کرنا چاہتے تھے ہو گیا۔ کارپورل نے اجنبی کا شکریہ ادا کیا تو واشنگٹن نے کہا اگر پھر کسی ایسے کام کی ضرورت پڑے تو اپنے جرنیل واشنگٹن کو بلا بھیجنا۔ یہ سن کر کارپورل بھونچکا رہ گیا اور شرم کے مارے پانی پانی ہو گیا۔

بات یہ ہے کہ اکثر لوگ خاص کر آجکل کے تعلیم یافتہ نوجوان اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ اور یہ مرض آج سے ہی نہیں بلکہ ہماری سوسائیٹی میں مدت سے پھیلا ہوا ہے چنانچہ پنجابی کہاوت ہے۔

دیکھو خدا کے کھیل۔ پڑھے فارسی بیچے تیل

یہ کہاوت اس بات کی دلیل ہے کہ ہماری عام سوسائٹی میں ہاتھ سے کام کرنے یا کوئی پیشہ ورانہ کام کرنے کو توہین سمجھا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے بہت سے کارآمد نوجوان بیکاری کا شکار ہیں جس سے ہماری قوت نفری بہت کمزور ہو گئی ہے۔ اس سے یہی نقصان نہیں ہے کہ جو کام ہم کرتے وہ نہیں ہوتا بلکہ اس سے یہ بھی نقصان ہے کہ ہم دوسروں کے کمائے ہوئے مال میں حصہ بٹا کر ملک و قوم کو مزید نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس طرح دوہرے نقصان کے ذمہ دار بن رہے ہیں۔

ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ اس جھوٹی غیرت اور بے عزتی کے جذبہ کو مرض سمجھ کر اس کا علاج کریں۔ کام سوا خیانتی کے کوئی بھی فی ذاتہ برا نہیں ہے اور ہر انسان خواہ وہ کتنا متمول ہو یا کتنا عالی خاندان سے تعلق رکھتا ہو جو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو عار سمجھتا ہے حقیقت میں احساس کمتری کا شکار ہوتا ہے۔ بے عزتی تو کوئی کام نہ کرنے میں ہے اگر ہم کچھ کرتے ہیں تو یہ تو بڑے فخر کی بات ہے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدی نوجوانوں میں یہ مرض بہت کم پایا جاتا ہے۔ راقم الحروف ایسے نوجوانوں کو جانتا ہے کہ جو میٹرک پاس ہونے کے باوجود راجوں کے ساتھ اینٹ گارا لانے کے کام سے بھی عار نہیں کرتے اور بے کار رہنے کو سخت برائی خیال کرتے ہیں۔ ایسے ہی نوجوان ہیں جو آخر کار زندگی میں ضرور کامیاب ہو کر رہتے ہیں۔

آپ دیکھیں گے کہ دنیا میں جتنے بڑے بڑے انسان ہوتے ہیں وہ سب ایسے ہی تھے کہ وہ کسی چھوٹے سے چھوٹے کام کو بھی عار نہیں خیال کرتے تھے اکثر ایسے ہیں جنہوں نے نہایت چھوٹے کاموں سے ابتدا کی اور محنت کرتے کرتے عروج تک پہنچ گئے۔ ان کے مقابلہ میں بعض بڑے بڑے متمول لوگ بیکاری کی وجہ سے بالکل تباہ ہو کر رہ گئے۔ انگریزی میں کہاوت ہے کہ بیکار آدمی کا دماغ شیطان کا کارخانہ ہوتا ہے جب کوئی شخص کام نہیں کرتا تو اس کو بدیاں ہی سوجھتی ہیں۔ النفس الامارۃ بالسوء کے یہی معنی ہیں۔ جب نفس کو کسی اچھے کام میں مصروف نہ رکھا جائے گا تو زندگی کی ڈھلوان میں نیچے کی طرف ہی لڑھک جائے گا۔ لیکن اگر اوپر چڑھنے کی کوشش کریں تو کسی نہ کسی دن چوٹی پر پہنچ جائیں گے۔ ایک زمانہ تھا کہ ہمارے ملک میں گھر کا ایک فرد کماتا تو دسوں کھاتے مگر آج وہ زمانہ نہیں رہا آج تو ہر ایک کو اپنی روزی خود ہی پیدا کرنی پڑتی ہے۔ زمانے نے بڑے بڑے مغروروں کے دماغ سیدھے

(باقی صفحہ ۷ پر)

## نہیں جو سوزِ بلالی۔ تری اذاں کیا ہے

نہیں جو سوزِ بلالی۔ تری اذاں کیا ہے
اگر نہ عرش ہلا دے تو پھر فغاں کیا ہے
خدا کی بادشاہت دل پہ ہو اگر قائم
مقابل اس کے شہنشاہیٔ جہاں کیا ہے
اگر خدا نہیں بولا تیرے بلانے سے
ہزار ارسطو بھی ہو تو ترا بیاں کیا ہے
خدا کے دین کو سمجھا ہے فاشیت تو نے
خدا سے ڈر کہ تو قرآں کا ترجماں کیا ہے
پڑا ہے تہلکہ بتخانوں میں جو اے تنویر
سوائے غلغلۂ مہدیٔ زماں کیا ہے

# عہدِ حاضرہ اور احمدی نوجوان

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

(۲)

## حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ

(۱) سب سے پہلے میں حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ (حضرت خلیفہ اوّل) کو لیتا ہوں۔ آپ براہین احمدیہ کی اشاعت کے بعد ۱۸۸۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اشتہار دیکھ کر حضور کی خدمت میں قادیان میں پہلی مرتبہ حاضر ہوئے۔ یہ سلسلہ بیعت شروع ہونے سے بھی چار سال پہلے کی بات ہے اس وقت آپکی عمر چوالیس سال تھی۔ آپ ہندوستان کے نامور ترین علماء اور اطباء میں شمار ہوتے تھے اور مہاراجہ کشمیر کے طبیب خاص تھے اور ایک بہت بڑا مشاہرہ پاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرہ دیکھتے ہی ایسے کھینچے گئے کہ بس آپ کے ہی ہو گئے۔ اور پھر ساری عمر آپکی اطاعت اور غلامی میں گزاری یہاں تک کہ آپ کے اشارہ پر ادل العابدین بن کر قادیان میں دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ آپ نے دنیا کو دین کے مقابلہ میں ایک چھوٹی کوڑی کے برابر بھی نہ سمجھا اور ان خزانوں کو جمع کیا جو خدا کا مسیح لٹانے آیا تھا۔ عالیشان مکانات کو چھوڑ کر کچے مکانات میں عمر گزاری۔ قالینوں کی بجائے صفوں پر بیٹھے اور امارت سے منہ موڑ کر فقر کو اختیار کیا۔

آپ نے سلسلہ کے لئے جو قربانیاں کیں اور جس رنگ میں زندگی گزاری اس کا تذکرہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بہت سی کتابوں میں فرمایا ہے۔ میں ان میں سے صرف ایک جگہ سے حضور علیہ السلام کے الفاظ نقل کرتا ہوں کہ ان سے بہتر حقیقت الامر بیان کرنے والے اور الفاظ نہیں ہو سکتے۔

حضور فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔ سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کے ذکر کرنے کے لئے اپنے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نورِ اخلاص کی طرح نور دین ہے۔ میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مالِ حلال کے خرچ سے اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکیں۔ ان کے دل میں تائیدِ دین کے لئے جوش بھرا ہوا ہے۔ اس کے تصور سے قدرت الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسباب مقدرت کے ساتھ جو ان کو میسر ہیں ہر وقت اللہ رسول کی اطاعت کے لئے مستعد کھڑے ہیں اور تجربہ سے نہ صرف حسن ظن سے یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں۔ اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں تا انہیں معلوم ہو کہ میرے پیارے بھائی مولوی حکیم نوردین بھیروی معالج ریاست جموں نے محبت اور اخلاص کے مراتب میں کہاں تک ترقی کی ہے اور وہ سطریں یہ ہیں۔

"مولانا مرشدنا، امامنا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عالیجناب میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں اور امامِ زماں سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدد کیا گیا ہے وہ مطالب حاصل کروں۔ اگر اجازت ہو تو میں نوکری سے استعفیٰ دے دوں اور دن رات خدمتِ عالی میں پڑا رہوں۔ یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دینِ حق کی طرف بلاؤں۔ اور اسی راہ میں جان دے دوں۔ میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں۔ آپ کا ہے۔ حضرت پیرو مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں۔ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمائیے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجا لاؤں کہ ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں۔ حضرت پیرو مرشد! نابکار شرمسار عرض کرتا ہے۔ اگر منظور ہو تو میری سعادت ہے میرا منشا ہے کہ براہین کی طبع کا تمام خرچ مجھ پر ڈال دیا جائے۔ پھر جو کچھ قیمت میں وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضرورت میں خرچ ہو۔ مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں خرچ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دعا فرمائیں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو"

حضرت مولوی صاحب علم فقہ اور احادیث و تفاسیر میں اعلیٰ درجہ کی معلومات رکھتے ہیں۔ فلسفہ اور طبعی جدید پر نہایت عمدہ نظر ہے۔ فنِ طبابت میں ایک حاذق طبیب ہیں ہر ایک فن کی کتابیں بلاد مصر و عرب و شام و یورپ سے منگوا کر ایک نادر کتب خانہ تیار کیا ہے اور جیسے اور علوم میں فاضل جلیل ہیں مناظرات دینیہ میں بھی نہایت درجہ وسیع نظر رکھتے ہیں۔ بہت سی عمدہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ حال میں کتاب تصدیق براہین احمدیہ بھی حضرت ممدوح نے ہی تالیف فرمائی ہے جو ہر ایک محققانہ طبیعت کے آدمی کی نگاہ میں جواہرات سے بھی زیادہ بیش قیمت ہے۔

مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور ان کی غمخواری اور جاں نثاری جیسی ان کے قال سے ظاہر ہے۔ اس سے بڑھ کر ان کے حال سے ان کی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے اور وہ محبت و اخلاص کے جذبۂ کاملہ سے چاہتے ہیں کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ میں فدا کر دیں۔ ان کی روح محبت کے جوش اور سعی سے ان کی طاقت سے زیادہ قدم بڑھانے کی تعلیم دے رہی ہے اور ہر دم اور ہر آن ان کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں لیکن یہ نہایت درجہ کی بے رحمی ہے کہ ایسے جاں نثار پر وہ سارے فوق العادت بوجھ ڈال دیئے جائیں جن کو اٹھانا ایک گروہ کا کام ہے۔ بے شک مولوی صاحب اس خدمت کو پہنچانے کے لئے تمام جائداد سے دستبردار ہو جائیں اور ایوب نبی کی طرح یہ کہنا کہ میں اکیلا آیا اور اکیلا جاؤنگا قبول کر لیں گے مگر یہ فریضہ تمام قوم میں مشترک ہے اور سب پر لازم ہے کہ اس پُرخطر اور پُرفتنہ زمانہ میں کہ جو ایمان کے ایک نازک رشتہ کو جو خدا اور اس کے بندہ میں رہنا چاہیئے بڑے زور و شور کے ساتھ جھٹکے دیکر ہلا رہا ہے۔ اپنے اپنے حسن خاتمہ کی فکر کریں اور وہ اعمال صالحہ جن پر نجات کا انحصار ہے۔ اپنے پیارے مالوں کے فدا کرنے اور پیارے وقتوں کو خدمت میں لگانے سے حاصل کریں اور خدا تعالےٰ کے اس غیر متبدل اور مستحکم قانون سے ڈریں۔ جو وہ اپنے کلام عزیز میں فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ یعنی تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز نہیں پا سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالےٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں"

(فتح اسلام صفحہ ۶۱ تا صفحہ ۶۵ ایڈیشن سوم)

## حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ

ان بزرگوں میں سے ایک حضرت مولوی عبدالکریم صاحب تھے جو آپ نے تیس سال کی عمر میں قیام سلسلہ کے پہلے سال ہی یعنی ۱۸۸۹ء میں بیعت کی۔ آپ نیچری خیالات رکھتے تھے۔ لیکن بیعت نے آپ کی کایا کو پلٹ دیا۔ آپ نے عموماً قادیان میں رہنا شروع کر دیا۔ اور بالآخر ۱۸۹۳ء کے قریب ہجرت کر کے آ گئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔

"میں نے قرآن بھی پڑھا تھا مولانا نورالدین کے طفیل سے حدیث کا شوق بھی ہو گیا تھا۔ گھر میں صوفیوں کی کتابیں پڑھ لیا کرتا تھا مگر ایمان میں وہ روشنی۔ وہ نور وہ معرفت میں ترقی نہ تھی جو اب ہے۔ اس لئے میں دوستوں کو اپنے تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ یاد رکھو کہ خلیفۃ اللہ کے دیکھنے کے بدوں صحابہ کا سا زندہ ایمان نہیں مل سکتا۔ اس کے پاس رہنے سے تمہیں معلوم ہوگا کہ وہ کیسے کیسے مواقع پر خدا کی وحی سناتا ہے۔ اور وہ پوری ہوتی ہے تو روح میں ایک محبت اور اخلاص کا چشمہ پھوٹ پڑتا ہے جو ایمان کے پودے کی آبپاشی کرتا ہے۔" (الحکم ۱۴ فروری ۱۹۳۶ء بحوالہ تاریخ احمدیت حصہ دوم صفحہ ۱۹۷)

آپ قرآن کریم کی تلاوت نہایت خوش الحانی سے کرتے غیر مسلم بھی سننے کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے ایک مرتبہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور گئے ہوئے تھے۔ وہاں نماز پڑھائی تو انگریز ڈپٹی کمشنر اپنے خیمہ سے نکل کر قرأت سنتا رہا۔ اور پھر دوبارہ سننے کی خواہش کی۔ تقریر میں آپ نہایت فصیح اللسان

تھے۔ آپ کے خطبات جمعہ جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں پڑھے۔ اخبار الحکم میں چھپے ہوئے ہیں۔ وہ عجیب رنگ علم اور وجدان کا رکھتے ہیں گویا دلوں کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ ایمان ان میں سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے۔ جلسہ مذاہب عالم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" بھی آپ ہی نے پڑھ کر سنایا۔ ایک اس کا مضمون ایسا اور دوسرا پڑھنے والا ایسا۔ تمام عرصہ سامعین پر وجد کی کیفیت طاری رہی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک خطبہ جمعہ مورخہ ۶ جون ۱۹۴۶ء میں آپ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"تیسرے وجود اس زمانہ میں (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی زمانہ میں حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے بعد) مولوی عبد الکریم صاحب تھے۔ جہاں تک ظاہری علوم کا تعلق ہے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے کچھ علوم پڑھے تھے۔ لیکن ان کی خداداد ذہانت اور ذکاوت ایسی تیز تھی کہ وہ مضامین اور معارف کو یوں پکڑتے تھے جیسے باز چڑیا کو پکڑتا ہے اور جس بات کو عام آدمی گھنٹہ بھر میں سمجھتا ہے وہ اسے سیکنڈوں میں سمجھ جاتے تھے۔ وہ معارف جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوتے تھے۔ اور وہ دعوے جو آپ نے چند دنوں کے بعد کرنا ہوتا تھا وہ کچھ دن پہلے ہی آپ کی زبان پر جاری ہو جاتا تھا۔ اور پھر بولنے میں انہیں ایسی مہارت تھی اور ان کے کلام میں ایسی فصاحت تھی کہ ان کی تقریر سننے والا آدمی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ آواز اتنی سریلی تھی کہ جب آپ قرأت کرتے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ آسمان کے فرشتے اللہ تعالیٰ کی حمد گا رہے ہیں۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے ساتھ اتنی شدید محبت تھی کہ اس محبت کا اندازہ اس شخص کے سوا کوئی نہیں لگا سکتا۔ جس نے آپ کو دیکھا اور آپ سے باتیں کی ہوں۔ جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے جسم کے ذرے ذرے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت داخل ہو گئی ہے۔ لیکھرام کے قتل کے واقعہ کے متعلق ایک دفعہ وہ مسجد کے محراب میں کھڑے تقریر کر رہے تھے۔ میں اس وقت چھوٹا تھا لیکن وہ نظارہ مجھے اب تک یاد ہے۔ ان کے ہاتھ میں ایک بڑا سوٹا تھا جسے پنجابی میں کھونڈ کہتے ہیں۔ انہوں نے لیکھرام کی شوخیوں اور دیدہ دلیریوں کا ذکر کیا اور پھر کہا لیکھرام کی ان دیدہ دلیریوں کو دیکھ کر ایک دبلا پتلا انسان جو کہ ہر وقت بیمار رہتا ہے اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مقابلہ کے لئے نکلا اور اس نے لیکھرام پر ایسے زور کے ساتھ حملہ کیا کہ اس بھڑوے جیسے آدمی نوں چک کے ایتھوں ماریا کہ اس دا نام ونشان وی نہ رہیا۔ یعنی اسلام کے اس دبلے سپاہی نے ہندوؤں کے موٹے پکے جیسے پہلوان کو یوں اٹھا کر زمین پر گرایا کہ اس کا نام ونشان تک باقی نہ رہا۔ گویا انہوں نے اپنی بات کو واضح کرنے کے لئے اس روحانی مقابلہ کو ایک جسمانی مقابلہ سے تشبیہ دی اور ایسے مزے کے ساتھ بیان کی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ امیر حمزہ کی داستان بیان ہو رہی ہے۔ ان کے کلام کی فصاحت دلوں کو موہ لیتی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" انہوں نے ہی لاہور میں پڑھا تھا۔ لیکچر سننے والوں نے کہا کہ بے شک لیکچر لکھنے والے کی خوبیوں اور علمی قابلیت کا کسی طرح بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن وہ شخص جس نے یہ لیکچر پڑھا وہ بھی بہت قابل تعریف انسان تھا۔ اس کی آواز ایسی شیریں تھی کہ سامعین مسحور ہوئے جاتے تھے۔"

آپ ۱۹۰۵ء میں ۴۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے لیکن اس مختصر عرصہ میں بہت کچھ کر گئے۔

## حضرت حافظ روشن علی صاحب

(۳) تیسرے بزرگ جن کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ ۱۹۰۰ء میں ۱۹ سال کی عمر میں قادیان آ گئے۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی شاگردی میں وہ علوم حاصل کئے کہ سلسلہ کے چوٹی کے عالموں سے ہوئے۔ پھر یہ علوم آپ نے اپنے بہت سے شاگردوں کو دیئے۔ جن میں سے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے غضب کا حافظہ دیا تھا اور نہایت شیریں اور دلکش آواز۔ قرآن کریم آپ کو ایسا حفظ تھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے سارا قرآن میری آنکھوں کے سامنے لکھا ہوا موجود ہے جس سورۃ کی جونسی آیت پوچھی جائے بلا تکلیف بتا سکتا ہوں اور سارا قرآن پیچھے سے پہلے کی طرف بھی پڑھ سکتا ہوں۔ رمضان شریف میں آپ سارے قرآن کا درس دیتے۔ پہلے سارا پارہ نہایت ہی لذیذ اور میٹھی آواز سے پڑھ دیتے اور پھر بغیر آیات کے دہرانے کے اس کا ترجمہ اور تفسیر فرماتے۔ گویا سب آیات سامنے رکھی ہوئی ہیں۔ آپ کے قرآن کریم پڑھنے میں ایک خاص دلکشی تھی۔

حضرت حافظ صاحب صرف عالم ہی نہ تھے بلکہ عالم باعمل تھے۔ دنیا سے بڑے بے نیاز تھے۔ ایک دفعہ اس عاجز کو سنایا کہ شروع شروع میں آپ کے پاس ایک جوڑا کپڑے ہی تھے۔ آپ وہ جوڑا جمعہ کی رات کو دھو لیتے تھے اور جمعہ کی صبح کو پہن لیتے تھے۔ ایک رات سردیوں کے موسم میں وہ جوڑا اسی طرح دھویا ہوا تھا کہ رات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام آیا کہ حضور علیہ السلام کے ساتھ گورداسپور کرم دین والے مقدمہ کی پیشی کے لئے جانا ہے۔ آپ نے وہ کپڑے گیلے ہی پہن لئے اور اوپر سے لحاف لے لیا اور حضور کے ساتھ چل پڑے۔

آپ محنت شاقہ کے عادی تھے۔ صبح سے لے کر عشاء کی نماز کے بہت بعد تک پڑھانے میں اور سلسلہ کے دیگر کاموں میں مصروف رہتے ایک مرتبہ میرے عزیز دوست میاں عطاء اللہ صاحب اور شیخ یوسف علی صاحب مرحوم نے حضرت حافظ صاحب سے سبعہ معلقات پڑھنے کے لئے عرض کیا۔ فرمانے لگے کہ فجر سے لے کر عشاء کے بعد تک تو میں مصروف ہوں آپ چاہیں تو تہجد اور فجر کے درمیان آ جایا کریں۔

حضرت حافظ صاحب کی صحبت بہت لطف اندوز ہوتی تھی۔ آپ نے جون ۱۹۲۹ء میں قریباً ۴۷ سال کی عمر میں وفات پائی لیکن ہمیشہ کے لئے دلوں کو گرمانے والی یاد چھوڑ گئے۔ (باقی)



## لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

کر دیئے ہیں۔ زمانہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔

الغرض سادہ زندگی کی تحریک کا یہ پہلو بڑا اہم ہے۔ اس لئے بھی کہ اگر آپ اپنے ہاتھ ہر کام سرانجام دینے لگیں گے اور خود کمائی کریں گے تو آپ کو پیسہ کی قدر بھی معلوم ہو گی اور آپ کو "سادہ زندگی" کے اصولوں کی سمجھ بھی جلد آ جائے گی۔ آپ فضول خرچ سے خود ہی نفرت کرنے لگیں گے پھر آپ جتنا زیادہ کام کریں گے آپ اتنا ہی آسانی سے راہ خدا میں صرف بھی کر سکیں گے کیونکہ دین کے کاموں کے لئے حلال کی کمائی خود ہی اچھے کاموں کی طرف کشش رکھتی ہے اپنے بچوں کو اس طرف توجہ دلاتے رہنا ماں باپ کا بھی فرض ہے۔ ورنہ وہ وبال جان بنے رہیں گے۔ پنجابی کی کہاوت ہے کہ کم پیارا ہوتا ہے چم پیارا نہیں ہوتا یعنی بچوں کے کام کی وجہ سے ان سے محبت ہوتی ہے محض ان کے خوبصورت ہونے سے نہیں ہوتی۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت یہ ہے کہ

"ماں باپ سنگدل ہو کر اپنے بیکار لڑکوں کو کہہ دیں کہ ہم نے تمہیں پالا پوسا ہے۔ اب تم جوان ہو جاؤ اور خود کما کر کھاؤ۔ بے شک یہ سنگدلی ہے مگر اس پیار اور محبت سے ہزار درجہ بہتر ہے جو بیکاری میں مبتلا رکھتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۹ر نومبر ۱۹۳۵ء)

آخر میں ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ درج کرتے ہیں:۔

"جماعت کے دوست اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں میں نے دیکھا ہے اکثر لوگ اپنے ہاتھ سے کام کرنا ذلت سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ذلت نہیں بلکہ عزت کی بات ہے۔ ذلت کے معنی تو یہ ہوئے کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ بعض کام ذلت کا موجب ہیں۔ اگر ایسا ہے تو ہمارا کیا حق ہے کہ اپنے کسی بھائی سے کہیں کہ وہ فلاں کام کرے جسے ہم کرنا ذلت سمجھتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے ہاتھ سے کام کرنا چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ ۳۰ر نومبر ۱۹۴۶ء)

# محترم والد صاحب کی یاد میں

## اے خدا کے دوست اے عبداللہ
## حق عبدیت کیا تو نے ادا

محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ

۲۰ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ کو پورے دو سال ہو گئے ہیں۔ اس دن ہمارے پیارے اور بزرگ والد صاحب حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ اس دار فانی کو الوداع کہہ کر اور ہم سب سے جدا ہو کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے اگرچہ دل انتہائی غمگین تھا۔ لیکن ان کے انجام کو دیکھتے ہوئے دل کو سکون بھی تھا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے رسول نے یہی سکھایا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہیں کہ ہماری زندگی اسلام پر اور موت ایمان پر ہو قبلہ والد صاحب احمدیت قبول کرنے وقت سے تا دم آخر کوئی ایسی نیکی نہیں تھی خواہ وہ کتنی ہی ادنیٰ ہی کیوں نہ ہو جس کا انہیں علم ہو اور انہوں نے اس پر عمل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔ اپنی طرف سے انہوں نے پوری کوشش کی کہ اپنی جسمانی دماغی اور روحانی قوت کو اسلام کی راہ میں صرف کریں پس اتنا سکون دل کو ضرور تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو ضائع نہیں کرے گا اور مابعد الموت ان کے درجات کو ضرور بلند کرے گا اور اپنی رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے گا

بیعت کے چار پانچ سال کے اندر اندر انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ علائق دنیوی کو ایک طرف کر کے اپنا سارا وقت اور اپنا سارا مال اور اپنی ساری جسمانی اور دماغی قوت کو دین کے لئے صرف کریں۔ چنانچہ سب سے پہلے فریضہ حج کی طرف توجہ کی۔ اس زمانہ کا حج کیا تھا۔ ایک بڑی مہم ہوا کرتی تھی۔ علاوہ جہاز کے سفر کے پندرہ بیس روز تک اونٹ کی پیٹھ پر سفر کرنا پڑتا تھا۔ اس سفر میں میری والدہ محترمہ اور بڑی ہمشیرہ صاحبہ جن کی عمر قریباً چودہ سال کی تھی ان کے ہمرکاب تھیں۔

حج کی تکمیل کے بعد سے ان کی زندگی کا نیا دور شروع ہوا۔ سب سے پہلے تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بکثرت مطالعہ کیا اور ان پر کامل طور پر عبور حاصل کیا۔ ان کا یہ مقولہ تھا کہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ بار بار اور بکثرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرے۔ ایمان اور خیالات میں فساد محض اس وجہ سے ہوتا ہے کہ لوگ بیعت کرنے کے باوجود حضور علیہ السلام کی کتب کا بار بار مطالعہ نہیں کرتے اور یا تو ایک آدھ بار سرسری طور پر پڑھتے ہیں اور یا محض چند کتب رسمی طور پر پڑھتے ہیں۔ پیدائشی احمدیوں کو ہمیشہ یہی نصیحت کرتے کہ بکثرت کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ کرو تو خود بخود تمام شکوک پختہ ایمان میں بدل جاویں گے۔ اس کا نتیجہ یہ تھا انہوں نے خود بھی کثیر تعداد میں احمدیت کی صداقت میں متعدد رسالہ جات انگریزی اردو اور گجراتی میں لکھ کر دنیا کے ہر کونے میں تقسیم کئے۔ جب ہم انکی زندگی کے اس پہلو پر نظر کرتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے۔

ان کا روزانہ کا معمول یہ تھا کہ سورج نکلنے سے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے اٹھتے اور نماز تہجد میں مشغول ہو جاتے۔ ساتھ ہی تمام اہل خانہ کو جگا دیتے تاکہ وہ بھی تہجد جیسی نعمت حاصل کر سکیں۔ اس کے بعد نماز فجر و مطالعہ قرآن و درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ناشتے سے فارغ ہو کر روزانہ تسبیح کی نماز ادا کرتے۔ اس سے فارغ ہو کر دفتر میں چلے جاتے جہاں زیادہ تر کاروباری کام کی بجائے دینی گفت و شنید میں وقت گزرتا۔ اکثر لوگوں کو سہ پہر کے وقت قیلولہ کی عادت ہوتی ہے۔ مگر میں نے والد صاحب محترم کو سہ پہر کو دن کے کسی وقت میں بھی قیلولہ کرتے نہیں دیکھا رات کے کھانے کے بعد جبکہ ساری دنیا آرام اور استراحت میں مشغول ہو جاتی ہے۔ قبلہ والد صاحب تصنیف اور تالیف میں مشغول رہتے۔ اور یہ شغل قریباً ایک بجے رات تک رہتا۔ غرضیکہ چوبیس گھنٹے میں بمشکل یعنی چار گھنٹے سوتے باقی سارا وقت تبلیغ و تصنیف میں گزرتا اگر کبھی ان کے دینی انہماک کو دیکھ کر ہم میں سے کوئی کہتا کہ ذرا دیر آرام کیجئے تو فرماتے کہ آرام کو کیا کرنا ہے۔ یہ دنیا دارالعمل ہے آرام کرنے کی جگہ اللہ میاں کے یہاں دوسرے جہان میں ہے۔

غرض وہ دارالجزا کو ہی آرام کی جگہ تصور کرتے تھے۔

ایک اور امر جس کی انہیں خاص پر دھن تھی وہ نماز باجماعت تھی ہر نماز کے وقت بڑے التزام سے اپنے تمام بچوں اور اہل خانہ کو جماعت کے لئے بلاتے اور اگر ضرورت ہوتی تو اس کا انتظار کرتے کہ کہیں کسی کی جماعت قضا نہ ہو جائے چنانچہ میرے ایک بھائی جو کہ سات سال تک ولایت میں تعلیم کے سلسلے میں رہے اگرچہ وہ وہاں نماز کی پابندی کرتے رہے مگر ماحول کی وجہ سے نماز باجماعت کا ان کو موقعہ نہ ملتا تھا جب واپس گھر آئے تو انہیں جماعت کی اہمیت کا اندازہ والد صاحب کے اسوہ کو دیکھ کر ہوا۔

علاوہ اس کے نماز خواہ حضر میں ہوں یا سفر میں ہمیشہ کھڑے ہو کر پڑھتے تھے حتیٰ کہ چلتی ہوئی ریل میں بھی فرش پر جائے نماز بچھا کر نماز ادا کرتے اور اگر نماز کے وقت کوئی سٹیشن آ جاتے تو فوراً پلیٹ فارم پر باجماعت نماز کی صف ترتیب دے لیتے نماز کی طرح روزہ کے معاملہ میں ان کا نمونہ نہایت اعلیٰ تھا علاوہ رمضان کے شوال کے چھ روزوں کے ہر قمری مہینے میں ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو اور محرم الحرام کے مہینے کے پہلے دس دنوں میں اور ہر پیر جمعرات کو بڑے التزام سے روزہ رکھتے۔

کھانے اور پینے کے معاملے میں ان کا عمل نہایت درجہ سبق آموز تھا عام طور پر ان کی غذا بہت قلیل اور محدود ہوتی تھی۔ حدیث میں جو آیا ہے کہ صرف تین چوتھائی پیٹ بھر کر کھانا چاہیئے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میرا خیال ہے کہ شاید وہ تین چوتھائی سے بھی احتیاطاً کچھ کم کھاتے ہوں گے اگر ایک دفعہ پلیٹ میں تھوڑا سا کھانا ڈال لیا ہے تو اس کے ختم ہونے پر دوبارہ لینا ان کا شیوہ نہ تھا اسی طرح ٹرنک صدیہ کے بعد سے ایک کھانے کے استعمال پر اس شدت سے عمل کرتے کہ ہم سب کو حیرت ہوتی اسی طرح میں نے ان کو کبھی مقوی ادویات یا غذا کھاتے نہیں دیکھا آج کل کی تعلیم یافتہ اولاد ان کو پالک کا ساگ کچی مولی۔ ٹماٹر۔ کچا پیاز وغیرہ کھانے کی ترغیب یہ کہہ کر دلاتے کہ ان غذاؤں میں وٹامنز ہیں مگر وہ یہ سب چیزیں یہ کہہ کر رد کر دیتے کہ یہ وہ چیزیں ہیں جن کو سورۃ البقرہ کے مطابق بنی اسرائیل نے من و سلویٰ کے عوض مانگا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے انھیں ھو ادنیٰ کے الفاظ سے یاد کر کے ان کی کمتری ظاہر کر دی ہے۔

باوجود اس قدر سادہ اور قلیل غذا کے ان کی صحت ہم سب سے عمدہ اور مضبوط تھی، یہاں تک کہ اپنے تمام بھائیوں میں سب سے بڑا ہونے کے باوجود سب سے زیادہ عمر پائی اور سب کے بعد تک زندہ رہے الحمدللہ کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے صحت مند جسم کے ساتھ سب سے لمبی عمر عطا کر کے اپنے یہاں بلا لیا۔

اللہ اللہ کیسی پاک و بزرگ ہستی تھی ان کی تمام حسنات کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ انسان کی شکل میں ایک فرشتہ تھے۔

مولا کریم سے دردِ دل سے دعا ہے کہ ان کے تمام گناہوں کو معاف فرمائے اور ان کی تمام نیکیوں کو قبول فرما کر اپنے تمام وعدے پورے فرمائے۔ اے خدا! تو ان سے راضی ہو۔ اور وہ تجھ سے راضی۔ بہشت کا اعلیٰ سے اعلیٰ مقام دے اپنے پیارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے پیارے مسیح موعود علیہ السلام کا قرب نصیب ہو آمین یا اللہ آمین۔

اگر ہم ساری اولاد کو انکی تمام نیکیوں میں سے تھوڑا سا بھی حصہ نصیب ہو جائے اور اس کی رضا حاصل ہو تو یہ ہماری خوش قسمتی ہے محترم بزرگ والد صاحب کی طرح ہماری محترمہ والدہ صاحبہ بھی ایک غیر معمولی ہستی ہیں۔ ان کی نیکی اور تقویٰ اور خوبیوں کو دیکھ کر نہ صرف احمدی بلکہ غیر احمدی بہنیں بھی متاثر ہیں خداوند کریم اپنے فضل و رحم سے اس نعمت عظیم کو صحت و تندرستی کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے اور ہم کو ان کی خدمت کرنا اور خوشنودی حاصل کرنا ہر دم نصیب ہو آمین۔

خدا تعالیٰ کا یہ خاص احسان ہے کہ چار سال بعد ان کے نہایت پیارے اور نیک پوتے حافظ صالح محمد امریکہ سے کامیابی و خیروعافیت کے ساتھ اپنی دلہن سمیت واپس آ گئے ہیں الحمدللہ محترم والد صاحب کے بعد ہمارے گھر اور کنبہ کا یہ چراغ ہیں خدا تعالیٰ ان کو صحت و عمر دے اور دینی و دنیوی ترقیوں اور برکتوں سے نوازے

آخر میں میں نہایت عاجزانہ تمام احمدی بھائیوں بہنوں اور بزرگوں سے التجا کرتی ہوں کہ میرے پیارے والد صاحب کی بلندی درجات کے لئے اور خداوند کریم کے بے شمار رحمتوں اور برکتوں کے ہر دم ان پر نازل ہونے کے لئے دعا کریں۔ نیز ہماری والدہ صاحبہ محترمہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے صبر کا بہترین اجر دے۔ ان کی تمام پریشانیوں کو اپنے فضل سے دور فرمائے خصوصاً میری پیاری بہن ہاجرہ کے بارے میں جو عرصہ سے شدید بیماری سے لاچار و محتاج ہیں اور میری بھتیجی عزیزہ مبارکہ کے لئے جس کی حالت عرصہ ۲۵ سال سے ناقابل برداشت ہے مولا کریم اپنا فضل و کرم فرمائے اپنے کمزور بندوں پر رحم فرمائے۔

طالب دعا

زینب حسن

(بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ)

---

انتظامی امور اور ترسیل زر کیلئے

منیجر صاحب روزنامہ الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

# مجالس خدام الاحمدیہ کی مساعی

## (ماہ دسمبر ۱۹۶۳ء)

مرکز میں مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے رپورٹیں پہنچنے کی آخری تاریخ ہر ماہ کی پندرہ مقرر ہے۔ ماہ دسمبر کی کارگزاری کی ۶۴ رپورٹیں بروقت مرکز میں موصول ہوئیں۔ ان میں سے گیارہ کا مختصر خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اکثر مجالس اپنی رپورٹیں بھجوانے میں سست ہوگئی ہیں۔ جملہ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مساعی کی رپورٹیں مرکز میں باقاعدہ بھجوایا کریں۔

### محمود آباد ضلع جہلم

خدام کی تعداد ۲۶ ہے۔ دو خدام نے ایک ایک دن سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کیا۔ ۱۹ افراد زیر تربیت ہیں۔ مجلس عاملہ کے دو اجلاس ہوئے۔ ۱۰۰ پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ دو مرتبہ وقار عمل کیا گیا۔ ۱۵۰ افراد کو کھانا کھلایا گیا۔

### بلدھی ضلع سیالکوٹ

۶۴ خدام ہیں۔ مجلس عاملہ کے چار اجلاس ہوئے۔ ۱۰ خدام نے ایک ایک گھنٹہ پیغام حق کی اشاعت کی خاطر وقف کیا۔ ۵۰۰ پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ ۱۵۰ افراد زیر تربیت ہیں۔ چار مرتبہ اجتماعی وقار عمل کیا گیا۔ جس میں کل ۸۰ خدام نے ۸ گھنٹے کام کیا۔ ۱۰ روپے ایک مستحق شخص کو بطور امداد دئے گئے۔

### گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ

خدام کی تعداد ۳۱ ہے۔ ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ ۸ خدام نے پیغام حق پہنچانے کے علاوہ ۳۰ پمفلٹ تقسیم کئے۔ ایک وقار عمل ہوا۔ جس میں سولہ خدام اور تین انصار بزرگوں نے دو گھنٹے کام کیا۔ علاوہ ازیں خدام میں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ایک جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔ جس میں اس موضوع پر تقریریں کی گئیں۔

### انور آباد ضلع لاڑکانہ

اراکین مجلس کی تعداد ۲۵ ہے۔ نمازوں کے بعد درس وغیرہ کا سلسلہ جاری ہے۔ سادہ زندگی کے پروگرام کے سلسلہ میں تین مرتبہ تمام خدام کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ۵ خدام نے ایک ایک روز خدمت دین کے لئے وقف کیا۔ اور ۵۰ پمفلٹ تقسیم کئے۔ ۴ مرتبہ اجتماعی وقار عمل ہوئے۔ جن میں ۶ خدام نے ۴ گھنٹے کام کیا نادار اصحاب کی مدد کے لئے خدام نے اپنی گرہ سے ۱۵ روپے ادا کئے۔

### کراچی

خدام کی تعداد ۵۵۶ ہے۔ ۴۲ خدام نے ۰ رکوع اور ۵ سورتیں قرآن مجید کی زبانی یاد کیں۔ ایک خادم نے سگرٹ نوشی کی لعنت سے نجات پائی۔ ۲۲۲ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ۶۸ تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ ۱۳۷ خدام روزانہ پیغام حق پہنچاتے رہے۔ رسالہ خالد و تشحیذ کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں کچھ روپیہ کا عطیہ مجلس کی طرف سے دیا گیا ۵۹۷ مریضوں نے مجلس کی ڈسپنسریوں سے استفادہ کیا۔ ۵۶۰ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ ۶۸ تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ ۱۳۷ خدام روزانہ پیغام حق پہنچاتے رہے۔ رسالہ خالد و تشحیذ کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں کچھ روپیہ کا عطیہ مجلس کی طرف سے دیا گیا۔ ۵۹۷ مریضوں نے مجلس کی ڈسپنسریوں سے استفادہ کیا۔ ۵۶ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ ۱۲ بیروزگار افراد کو ملازمت دلوائی گئی ۱۳۳ روپے بطور قرضہ حسنہ دئے گئے ۲۴ بھوکے افراد کو کھانا کھلایا گیا۔ ۳ وقار عمل ہوئے جن میں ۲۷ خدام نے سات سات گھنٹے کام کیا ایک حلقہ جات میں سائیکل مرمت اور دوسرے حلقہ میں نقاشی سازی کا کام شروع کیا گیا۔

### گوجرانوالہ

دو دفعہ وقار عمل ہوا۔ جس میں دس خدام نے سات سات گھنٹے کام کیا ۱۵ خدام نے ایک ایک دن پیغام حق کی اشاعت کے لئے وقف کیا۔ ۱۵ خدام روزانہ اس کام کے لئے وقت دیتے ہیں۔ خدام کی تحریک پر ۸ غیر از جماعت افراد نے دورہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔

### چک ۷۹ گ ب ضلع لائلپور

خدام کی تعداد ۲۸ ہے۔ ۸ خدام نے تبلیغ کے لئے ایک ایک دن وقف کیا۔ مجلس عاملہ کے دو اجلاس ہوئے دو دفعہ اجتماعی وقار عمل کیا گیا۔ ایک مریض کو ٹیکے مفت لگائے گئے۔ تیس ناخواندہ افراد کو خطوط لکھ کر دئے۔

### راولپنڈی

خدام کی تعداد ۲۷۵ ہے۔ دس خدام نے اس ماہ ۴ گھنٹے پیغام حق کی اشاعت کے لئے وقف کئے۔ ۱۰ خدام نے ایک ایک دن خدمت دین کے لئے وقف کیا۔ ۱۵۰ پمفلٹ تقسیم کئے۔ مجلس کی تحریک پر ایک خادم نے سینما بینی اور ایک دوسرے خادم نے سگرٹ نوشی ترک کرنے کا وعدہ کیا۔ ایک خادم نے داڑھی رکھ لی۔ ۱۷ افراد کو روزگار دلایا گیا خالد کے ۱۰ اور تشحیذ کے ۵ نئے خریدار بنائے گئے۔ نئے سال کا کیلنڈر شائع کیا گیا۔ مجلس کے عہدیداران کا ایک ریفریشر کورس منعقد کیا گیا

### لاہور

خدام کی تعداد ۷۰۴ ہے۔ ۱۰۰ خدام ہر اتوار کو ایک گھنٹہ پیغام حق کی اشاعت کے لئے وقف کرتے ہیں۔ ۱۳ خدام نے ایک ایک دن اس کام کے لئے وقف کیا۔ ۲۲۵ پمفلٹ اور ۱۶ کتب تقسیم کی گئیں۔ ۲۰ تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ ۷۶ افراد زیر تربیت ہیں مجلس کی مساعی کے نتیجہ میں ایک شخص نے احمدیت قبول کی ۲۸ خدام حج سکیم میں مزید شامل ہوئے۔ وقار عمل میں ۸۰ خدام نے ایک گھنٹے تک کام کیا۔ خالد کے چار نئے خریدار بنائے ایک خادم نے خون کا عطیہ دیا۔ ۱۳۷ روپے بطور امداد دئے گئے ۵ بیکار افراد کو ملازمت دلوائی گئی ۱۶۰ روپے بطور قرضہ حسنہ دئے گئے۔ قافلہ قادیان کے احباب کی خدمت سرانجام دی

### ربوہ

مجلس کے اراکین کی تعداد ۱۰۵۰ ہے۔ ۱۲۵ خدام نے ایک ایک گھنٹہ اور ۲۵ خدام نے ایک ایک دن تبلیغ کے لئے وقف کیا۔ ۶۰۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ۲۰۰ تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ ۱۹ افراد خدام کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ بیعت کرکے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ ۱۰ نئے افراد نے حج سکیم میں شمولیت اختیار کی۔ خالد و تشحیذ کے ۲۳ نئے خریدار بنائے گئے ۴ بیکار خدام کو ملازمت دلائی گئی۔ محلہ دار البرکات میں نائٹ کلاس جاری کی گئی۔ حلقہ جات میں کل ۳۷ وقار عمل ہوئے جن میں ۹۹۶ خدام نے کل ۴۴ گھنٹے کام کیا

### لائل پور

خدام کی تعداد ۱۷۰۰ ہے۔ اس ماہ ایک خادم نے زندگی وقف کی۔ چار بار اجتماعی وقار عمل کیا گیا۔ ایک شخص نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بیعت کی ۴۲ خدام روزانہ پیغام حق پہنچانے کے لئے وقت دیتے ہیں۔ ۴۲۳ روپے بطور امداد دئے گئے ۳ فارغ افراد کو ملازمت دلوائی گئی ۲۰ خدام نے اپنا ایک وقت کا کھانا نادار افراد کو کھلایا اور خود بھوکے رہے۔ ۵۰۰ مریضوں کو ادویات مفت دی گئیں۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل مجالس نے اپنی مساعی کی رپورٹ بروقت بھجوادی ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ سوہیاں۔ اگل گورد کے ضلع لاہور۔ چگوال۔ سکندر آباد۔ چک منگلا ضلع سرگودہا۔ کوٹلی آزاد کشمیر۔ سعد اللہ پور ضلع گجرات۔ چک سکندر۔ گوجرہ چک ۳۳ ج ب چک ۹۶ گ ب۔ ضلع لائلپور۔ لاٹھیانوالہ ضلع لائلپور۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ مانوالہ ضلع لائلپور ملتان شہر۔ محمود پور ضلع منٹگمری۔ سکھر شہر روہڑی۔ محمد آباد ضلع تھرپارکر۔ میرپور آزاد کشمیر پنڈ بیگوال۔ چھنیاں۔ چوگانشگیاں۔ گجرات گھٹیالیاں۔ رکھ شیخ کوٹ۔ ضلع لاہور۔ شمس آباد ضلع لاہور۔ ہانڈو ضلع لاہور۔ عزیز آباد۔ چک نمبر ۱۲۱ ج ب ضلع لائلپور۔ چک نمبر ۵۹۱ گ ب ضلع لائلپور۔ چک ۲۷۵ گ ب ضلع لائلپور۔ نرگولی ضلع گوجرانوالہ۔ ڈھاکہ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب مجالس میں زیادہ سے زیادہ بیداری پیدا فرمائے اور خدام الاحمدیہ کو حقیقی معنوں میں دین کے کام بنائے۔ آمین

مہتمم اشاعت
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

---

## ایک ننھے بچے کی طرف سے وعدہ

محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد سعید صاحب ہیرآباد حیدرآباد (سندھ) سے تحریر فرماتی ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے نواسہ کچھ عرصہ ہوا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے میں وعدہ کرتی ہوں کہ ننھے بچے وقار احمد مبشر کی طرف سے مسجد ڈیوک (سوئیٹزرلینڈ) میں تین سو روپیہ چندہ انشاء اللہ دونگی"

قارئین کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس مخلص بہن کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور اس وعدہ کو بصورت احسن پورا کرنے کی توفیق دے کر انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ نیز ننھے نواسہ کے بارہ میں جو ان کے نیک مقاصد اور ارادے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو پورا فرمائے۔ آمین۔

دیگر مخلصین بھی اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

---

**درخواست دعا** میرے بڑے بھائی چوہدری محمد الدین صاحب بعض مالی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ خدا تعالیٰ ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے آمین

خاکسار، عبدالحمید محلہ دارالیمن۔ ربوہ

# وصایا

ضروری نوٹ :- ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں (۲)۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ رجسٹر وصیت کے نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے
۳۔ وصیت کی منظوری تک اگر موصی آئندہ چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کرلیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

## مسل نمبر ۱۲۰۶

میں ناصرہ بیگم زوجہ نذیر احمد خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۹ ج ب ڈاکخانہ نہر شیر رود ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ دس ستمبر ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰ روپے رنگ طلائی نصف تولہ -/۶۲ روپے سنگلے انوکھے دو بیلی وزنی ۱۰/۱ تولہ -/۷۰ روپے سلائی مشین مارکہ نفیس سکینڈ ہینڈ -/۱۵۰ روپے کل قیمت اشیاء ۳۵۳ روپے مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ میری منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی اور ذریعہ آمد ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرا کوئی اور ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت جو ترکہ میرا ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بخزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا اس جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ ناصرہ بیگم بقلم خود
۱۔ گواہ شد نذیر احمد خان ولد محمد حسین خاوند موصیہ چک ۸۹ ج ب ڈاکخانہ نہر شیر رود ضلع لائلپور
۲۔ گواہ شد نیاز احمد والد بشیر محمد خان والد موصیہ چک ۸۸ ج ب۔ ضلع لائلپور۔

## مسل نمبر ۱۲۰۷

میں محمد شفیق سہگل ولد میاں محمد عمر صاحب قوم سہگل پیشہ تجارت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن چٹاگانگ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۳-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میرا گزارہ ایک ہزار روپیہ ماہوار آمد پر ہے اس کے علاوہ میری کوئی اور ذاتی پیدا کردہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میں اس میں سے اپنا حصہ وصیت باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میری آمد میں اضافہ ہو گیا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو دے دوں گا اور اسی کے مطابق حصہ آمد بھی ادا کروں گا میری وفات پر اگر کوئی میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
العبد محمد شفیق پوسٹ بکس ۳۸۴ چٹاگانگ
گواہ شد بشیر احمد ۱۰۳ ٹمپل روڈ لاہور۔ گواہ شد محمد صدیق صدر عمومی ربوہ۔

## مسل نمبر ۱۲۰۸

میں عبد العزیز ولد پیر بخش قوم اعوان پیشہ پنشن عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۰۰ء ساکن چک نمبر ۲-L/۴ ڈاکخانہ چک ۲/۳۲-ایل۔ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۳-۸-۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے البتہ ۲ بھینسیں ہیں جن کی خدمت میرے لڑکے کرتے ہیں ایک دودھ دیتی ہے جس کی قیمت -/۴۰۰ روپے ہوگی اور دوسری ابھی جوان ہوئی ہے جس کی قیمت -/۲۰۰ روپے ہوگی اس کی تصدیق جماعت اوکاڑہ سے بھجوادی جائے گی اس کل رقم چھ صد میں سے میرا حصہ -/۲۰۰ روپے کا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے اور اگر میری وفات پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی میری عمر اس وقت ۸۰ سال کے قریب ہے اور کوئی کام کرنے کے قابل نہیں ہوں اور خورد و نوش بذمہ پسران خود ہے اس لئے کوئی ماہوار آمد کی صورت نہیں ہے۔ والسلام خاکسار نشان انگوٹھا عبد العزیز۔ گواہ شد محمد یار عارف انسپکٹر اصلاح و ارشاد۔ گواہ شد قمر الدین مولوی فاضل ربوہ
راقم الحروف جلال الدین ولد عبد الستار کشمیری مرحوم معرفت جلال الدین دفتر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

## مسل نمبر ۱۲۰۹

میں امۃ الحفیظ بیگم زوجہ محمد اسحاق قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۳-۵-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حق مہر -/۵۰۰ روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے زیور دو عدد چوڑیاں کانٹے طلائی وزنی ۲ ۱/۲ تولہ دو عدد انگوٹھیاں وزنی ۴ ماشہ ایک عدد ہار طلائی وزنی ایک تولہ اور ۱۰ ماشے کل طلائی وزنی زیور چار تولہ گیارہ ماشہ قیمت -/۵۹۰ روپے ہے ایک عدد سلائی سنگر مشین قیمت ۳۴۵ روپے قیمت کل مالیت -/۱۴۳۵ روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمدن نہیں ہے۔ الامۃ۔ امۃ الحفیظ بیگم۔
گواہ شد محمد دین ولد گلاب دین مسجد بی محلہ گوجرہ
گواہ شد محمد اسحاق خاوند موصیہ گوجرہ۔ ضلع لائل پور۔

## مسل نمبر ۱۲۱۰

میں جمعدار راجہ محمد یوسف خادم ولد راجہ عطا محمد خان قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۳-۱۱-۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس کے علاوہ میرے پاس نقد -/۱۰۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ العبد جمعدار راجہ محمد یوسف خادم تعلیم الاسلام کالج ربوہ گواہ شد قاضی نذیر احمد انچارج جلالوڈ سپیکر دار الصدر شرقی ربوہ
گواہ شد سید مبارک احمد شاہ انسپکٹر وصایا۔

## مسل نمبر ۱۲۱۱

میں عائشہ صدیقہ زوجہ مولوی فضل الٰہی انوری قوم مہیم پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۳-۱۲-۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ۱۔ میری موجودہ صورت میں کوئی آمدنی نہیں سوائے جیب خرچ کے جو مبلغ -/۱۵ روپے ہے ۲۔ میری منقولہ جائیداد ایک زیور زری زنی زیادہ سے زیادہ ۱/۲ ا تولہ قیمتی ڈیڑھ صد روپیہ تقریباً ہے ۳۔ میرا حق مہر -/۵۰۰ روپیہ ہے جو کہ قابل وصول بذمہ خاوند ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد اور آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا میں مندرجہ بالا عبارت کا ہر شق پر ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں یہ وصیت اس ترکہ پر بھی حاوی ہوگی جو میرے مرنے کے بعد میرا ثابت ہوگا۔ الامۃ عائشہ صدیقہ اہلیہ فضل الٰہی صاحب انوری۔ مصدق۔ فضل الٰہی انوری خاوند موصیہ پتہ نصیر جامعہ احمدیہ ۲۔ راجہ بشیر الدین احمد جنجوعہ سیکرٹری انجمن احمدیہ ڈھڈھ رانجھہ ضلع سرگودھا حال محلہ دار البرکات ربوہ۔

## مسل نمبر ۱۲۱۲

میں بشیر احمد ولد میاں امام الدین صاحب مرحوم قوم علیانہ سیال پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۳-۱۱-۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۳۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد بشیر احمد دار الصدر شرقی۔ ربوہ۔ گواہ شد صوفی رمضان الٰہی دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا۔

# درخواست دعا

میرے بیٹے پر ایک سنگین کیس دائر ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان عزیز کی باعزت بریت کے لئے دعا فرمادیں۔
علی محمد ریٹائرڈ ٹیچر بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازی خان۔
۲۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مخالفین کی شر سے محفوظ رکھے اور ہر طرح کی پریشانیوں سے بچائے اور ہمارا حافظ و ناصر ہو اور ہمارے ساتھ ہو۔
والسلام ڈاکٹر عبد المجید احمدی چک ۸/ ایم بی براستہ فاروق آباد (سرگودھا)

# قائدِ اعظم کیلئے انتہائی احترام کا جذبہ اور پاکستان سے شدید محبت

## محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طرف سے سابق بھارتی ہائی کمشنر کے الزامات کی پُرزور تردید

کراچی ۸ رفروری۔ عالمی عدالت کے جج چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے (جو ماضی قریب تک اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب کے طور پر فرائض بجا لاتے رہے ہیں) اپنے خلاف پاکستان میں بھارت کے سابق ہائی کمشنر مسٹر سری پرکاش کے الزامات کو سراسر بہتان اور یکسر بے بنیاد قرار دیا ہے۔

۔۔۔۔ آپ نے فرمایا مسٹر سری پرکاش نے جو الزامات لگائے ہیں۔ ان میں سے اکثر تو ایسے ہیں جن کا غلط ہونا باقاعدہ سرکاری ریکارڈ سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔

چوہدری صاحب موصوف آج صبح لندن سے کراچی پہنچے۔ ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ آپ کی توجہ مسٹر سری پرکاش کے تحریر کردہ ایک سلسلہ مضامین کی طرف مبذول کرائی گئی تھی۔ جو بھارت کے ایک انگریزی روزنامہ میں شائع ہوئے ہیں اور جن میں مسٹر سری پرکاش نے پاکستان اور قائد اعظم کے متعلق آپ کی طرف بعض باتیں منسوب کی ہیں۔

دوران گفتگو میں آپ نے نہایت واضح الفاظ میں فرمایا کہ میں قائد اعظم کا انتہائی احترام کرتا ہوں میں نے پاکستان کے وزیر خارجہ کی حیثیت سے آپ کی ماتحتی میں اور مسلم لیگ کی حصول پاکستان کی جدوجہد میں آپ کے ساتھ کام کیا ہے۔ قائد اعظم نے مجھے اپنا سیاسی فرزند قرار دیا تھا۔ یہ بات ریکارڈ میں محفوظ ہے۔

مسٹر سری پرکاش نے اپنے ایک مضمون میں جو "ہندوستان ٹائمز" میں شائع ہوا لکھا تھا کہ "مسٹر ظفر اللہ خان نے ۱۹۳۷ء میں قائد اعظم کو بے وقوف ٹھہرایا تھا"۔ آپ نے اس کی پرزور تردید کرتے ہوئے فرمایا میں نے تو کبھی ان لوگوں کے خلاف بھی توہین آمیز یا ناشائستہ الفاظ استعمال نہیں کئے جن سے مجھے نفرت ہو۔ قائد اعظم جیسی واجب الاحترام ہستی کے بارہ میں میں ایسا کوئی لفظ کیسے استعمال کر سکتا تھا۔ اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مسٹر پرکاش نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ آپ نے ۱۹۴۷ء میں پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس ضمن میں توجہ دلائی کہ ۱۹۴۱ء تک تو پاکستان کا لفظ استعمال ہونا بھی شروع نہیں ہوا تھا۔ اس وقت تک ایک تجویز تھا کہ مسلمان اکثریت کے علاقے ایک خود مختار مملکت کی صورت اختیار کر لیں۔ اس وقت تک اس ملک کے لئے پاکستان کا لفظ استعمال نہیں ہوا تھا آپ نے دریافت فرمایا کہ میں اس وقت پاکستان کی مخالفت کیسے کر سکتا تھا۔

آپ نے فرمایا کہ آپ نے ۱۰ جون ۱۹۴۷ء کو فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے سینئر موسٹ جج کے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ جبکہ پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو معرض وجود میں آیا۔ آپ نے اس عہدہ سے اس امر کے باوجود استعفا دیا کہ آپ کا ریکارڈ نہایت اچھا تھا اور آپ کا کام کانگریسی حکومت کے نزدیک بھی قابل تعریف تھا اور اس پایہ کے پورے پورے امکانات موجود تھے کہ آپ ہندوستان کے چیف جسٹس بنا دئے جاتے لیکن قیام پاکستان سے دو ماہ قبل ہی آپ مستعفی ہو گئے۔ آپ کے اس اقدام سے بھی پاکستان کے بارہ میں آپ کا رویہ بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔

آپ نے اس امر کی بھی تردید فرمائی کہ آپ حصول آزادی سے قبل یا اس کے کئی سال بعد مسٹر سری پرکاش سے ملے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سب الزامات مسٹر سری پرکاش کے اپنے تخیل اور دماغ کی اختراع ہیں۔ ان کا سفید جھوٹ ہونا ظاہر و باہر ہے۔ (پاکستان ٹائمز ۹ رفروری ۱۹۶۲ء)



# زکوٰۃ اور ماہ رمضان

اگرچہ ادائیگی زکوٰۃ کے لئے کسی ایک ہفتہ کی تخصیص نہیں جس مال پر ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس مال پر زکوٰۃ کا ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے تاہم بعض بھائی اور بہنیں برکت کی خاطر اپنی زکوٰۃ ماہ رمضان میں ادا کیا کرتے ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے واجب زکوٰۃ کی رقم مرکز میں ارسال فرما دیں تاکہ مستحقین کی امداد کی جا سکے!

(ناظر بیت المال)

# حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی علالت

ربوہ ۱۰ رفروری۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی طبیعت گزشتہ دو تین روز سے بہت زیادہ ناساز ہے شدید بخار کے ساتھ ساتھ نیم بیہوشی کی سی کیفیت ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا صاحب موصوف کو اپنے فضل سے

# عزیز مشہود احمد کیلئے دردمندانہ درخواست دعا

ربوہ ۱۰ رفروری۔ مبلغ اسکنڈے نیویا مکرم سید مسعود احمد صاحب کے اکلوتے فرزند عزیز مشہود احمد کو خون کے سرطان کا دوبارہ حملہ ہوا ہے۔ بخار ۱۰۵ اور ۱۰۶ کے درمیان رہتا ہے۔ بے چینی بہت زیادہ ہے۔ تین دن سے نیند نہیں آئی۔ عزیز کو علاج کی غرض سے آج لاہور لے گئے ہیں۔

احباب درد والحاح سے دعائیں کریں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے عزیز مشہود احمد کو جس کا مجاہد باپ اپنے وطن سے ہزاروں میل دور اعلائے کلمۂ اسلام کے کام میں مصروف ہے اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ درازیٔ عمر سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔